Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۶ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۷ احسان ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۷ جون ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۳۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۱۷ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :-

طبیعت قدرے بہتر ہے تاہم ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی ۔ عزیزم نواب محمد احمد خان صاحب کراچی میں ایک چینی ڈاکٹر سے علاج کروا رہے ہیں ۔ تمام احمدی بھائی بہنیں میری صحت کے لئے بھی دعا کریں اور عزیز محمد احمد خان صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے بھی دعائیں کرتے رہیں ۔

محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم قریشی سعید احمد صاحب دل کی تکلیف سے زیادہ بیمار ہیں اور لدھیانہ میں مس براؤن کے ہسپتال میں داخل ہیں ۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں قریشی صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے ۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

مجلس انصار اللہ کا دوسرا سہ ماہی امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۵/۲۶ جون کو منعقد ہوگا ۔ نصاب یہ ہے :-

(۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع دوم وسوم (۲) رسالہ "سبز اشتہار" (۳) خلافت کا مفہوم اور اس کی اہمیت (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام حضور کے الہامات کی روشنی میں ۔

تمام انصار بصد شوق اِس امتحان میں شریک ہوں ۔ قرآن کریم کے مطالب سے آگاہ ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف سے واقفیت کی جو اہمیت ہے اس کے بیان کی ضرورت نہیں ۔

تمام زعماء / زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کی کوشش فرمائیں ۔ جس قدر پرچوں کی ضرورت ہو اس سے دفتر کو فوراً مطلع کریں ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی کی رپورٹیں فوری طور پر بھجوائیں ۔ (معتمد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت میں وُہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل بناتا ہے

جو شخص ہماری تعلیم پر عمل نہیں کرتا وہ دراصل ہماری جماعت میں سے نہیں ہے

"ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمّت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اِس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا ۔ اِس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے ۔

اعمال پروں کی طرح ہیں بغیر اعمال کے انسان رُوحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو ان کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں ۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے اگر وہ فہم سے کام نہ لیں تو جو کام ان سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں مثلاً شہد کی مکھی ہیں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی ۔ اسی طرح نامہ بر کبوتر کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے ۔ کس قدر دور دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں اور خطوط پہنچاتے ہیں ۔ اِسی طرح پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں ۔

پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں ۔ جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے سستی اور غفلت نہ کرے ۔ ہاں یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ تعلیم صحیح ہو کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعلیم صحیح ہوتی ہے لیکن انسان اپنی نادانی اور جہالت سے یا کسی دوسرے کی شرارت اور غلط بیانی کی وجہ سے دھوکا میں پڑ جاتا ہے اِس لئے خالی الذہن ہو کر تحقیق ضرور کرنی چاہیئے ۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۹)

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبدالحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ احسان ۱۳۵۴ھش
۱۷ جون ۱۹۷۵ء

مال اور اولاد کے فتنہ کا ایک خاص پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مال اور اولاد کی کثرت کو فتنہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (التغابن آیت ۱۶) اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ اموال اور اولاد کی کثرت اپنی ذات میں تو اچھی چیز ہے لیکن یہ کثرت بعض لوگوں اور قوموں کو بسا اوقات فساد اور بغاوت پر آمادہ کر کے انہیں قبولِ حق کی سعادت سے محروم کر دیتی ہے۔ اس آیت سے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ مال سے مراد ہر وہ چیز ہے جو کسی فرد کی ملکیت ہو اور اولاد سے مراد بیٹوں کی کثرت ہے۔ لیکن جب مال اور اولاد کے الفاظ بحیثیت مجموعی کسی قوم کے متعلق استعمال کئے جائیں تو ان سے مراد علی الترتیب قوت و اقتدار اور بلحاظ تعداد افرادِ قوم کی غیر معمولی کثرت بھی ہوتی ہے۔ یہ اقتدار اور جمعیت کا زعم ہی ہوتا ہے جو قومیں راہِ حق کی طرف آنے کی بجائے اپنے من مانے مسلک اور طریق پر گامزن رہتیں اور زمین میں فساد برپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتیں۔ بالآخر خدائی فیصلے کا وقت آجاتا ہے۔ اُس وقت اقتدار کا زعم اور کثرتِ تعداد کا گھمنڈ کسی کام نہیں آتا۔

اس کی ایک واضح مثال آلِ فرعون کے حالات میں ہمیں ملتی ہے۔ انہیں بنی اسرائیل کے مقابلہ میں اپنے اقتدار اور کثرتِ تعداد کا گھمنڈ ہی تھا جس کی وجہ سے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے بنی اسرائیل کو کالعدم کرنے پر تُل گئے تھے۔ لیکن جب خدا نے انہیں اُن کے ظلم کا مزہ چکھانے کا فیصلہ کیا تو اُنکا صاحبِ اقتدار اور کثیر التعداد ہونا اُن کے کچھ کام نہ آسکا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کا بھی ویسا حشر ہوگا جو فرعون اور اس کی قوم کا ہوا تھا فرماتا ہے:-

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ (آل عمران آیات ۱۱، ۱۲)

ترجمہ:- جو لوگ کافر ہیں ان کے اموال اور ان کی اولادیں (یعنی اقتدار کا گھمنڈ اور کثرتِ تعداد کا زعم) خدا کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔ اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔ ان کا طریق فرعون کے اتباع اور ان لوگوں کے طریق کے مطابق ہے جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلا دیا تھا۔ اس پر اللہ نے ان کے قصوروں کے بدلہ میں انہیں پکڑا۔ اور اللہ کا عذاب سخت ہوتا ہے۔

یوں تو نافرمان قوموں کا ہمیشہ ایک جیسا ہی وطیرہ رہا ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آلِ فرعون کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے اس لئے ان کے فساد انگیز طرزِ عمل کا بطورِ خاص مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ جب ہم فرعون اور آلِ فرعون کے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں تو جو چیز سب سے زیادہ نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہی ہے کہ انہیں اپنی قوت و اقتدار اور اپنی کثرتِ تعداد کے گھمنڈ نے گمراہ کر رکھا تھا۔ جہاں تک غلبہ و حکومت اور اقتدار پر گھمنڈ کا تعلق ہے اس کا ثبوت اللہ تعالیٰ نے فرعون کے ان الفاظ میں دیا ہے:-

وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۝ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ۝ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝
(الزخرف آیات ۵۲ تا ۵۵)

ترجمہ:- اور فرعون نے اپنی قوم میں یہ کہتے ہوئے اعلان کر دیا کہ اے میری قوم! کیا مصر کی حکومت میرے قبضہ میں نہیں؟ اور یہ دریا (دیکھو) میرے تصرف کے ماتحت چل رہے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟ کیا میں اس شخص سے جو ذلیل ہے اور کھول کر بات بھی نہیں کرسکتا اچھا ہوں (یا وہ اچھا ہے؟)۔ (سو اگر وہ اچھا ہے) تو اس پر سونے کے کڑے کیوں نہیں نازل ہوئے؟ (یعنی اسے حکومت کیوں نہیں ملی؟) یا اس کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں آئے جو اس کے ارد گرد جمع ہوں۔ (یعنی اگر فوج نہیں تو فرشتوں کا لشکر ہی ساتھ ہوتا)

اب رہا آلِ فرعون کا یہ زعم کہ وہ موسیٰؑ اور اس کے ساتھیوں سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں، اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ۝ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ۝ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ ۝ (الشعراء آیات ۵۴ تا ۵۷)

ترجمہ:- اس پر فرعون نے شہروں کی طرف لوگوں کو اکٹھا کرنے والے آدمی بھجوائے (یہ کہتے ہوئے کہ) یہ لوگ (یعنی موسیٰؑ اور اس پر ایمان لانے والے) تو ایک چھوٹی سی جماعت ہیں باوجود اس کے وہ (وعظ کر کرکے) ہمیں غصہ دلا رہے ہیں اور (ان کے مقابلہ میں) ہم ایک بہت بڑی جماعت ہیں اور ہیں بھی محتاط (یعنی سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے والے ہیں اس لئے ہمیں ان کے خلاف ضرور اقدام کرنا چاہیئے)۔

فرعون اور اُس کی قوم کا جو تعداد میں بہت زیادہ تھی کیا حشر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر بھی قرآن مجید میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ پہلے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں چھوٹی چھوٹی تکالیف میں مبتلا کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ (الاعراف آیت ۱۳۱) یعنی ہم نے آلِ فرعون کو (مصیبت والے) سالوں اور پھلوں کی پیداوار میں کمی سے پکڑا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ لیکن ایسی ہر تکلیف یا مصیبت پر ہوتا یہ تھا کہ وہ حضرت موسیٰؑ سے کہتے تھے کہ اے موسیٰ تو دعا کر اگر یہ مصیبت ٹل گئی تو ہم ضرور ایمان لے آئیں گے، جب خدا تعالیٰ اُس تکلیف کو دُور کر دیتا تھا تو وہ پھر حضرت موسیٰؑ اور آپ پر ایمان لانے والوں پر مظالم ڈھانے شروع کر دیتے تھے جیسا کہ سورۃ الزخرف کی آیت فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ۝ سے ظاہر ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جب ہم نے ان سے عذاب ٹلا دیا تو وہ فوراً عہد شکنی پر اُتر آئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آخر فیصلہ کی گھڑی آپہنچی اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اس طرح غرق کیا کہ وہ کالعدم ہو کر رہ گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ ۝ (الزخرف آیات ۵۶، ۵۷)

ترجمہ:- پھر جب انہوں نے (بار بار کی عہد شکنیوں سے) ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے اُن سے بدلہ لیا اور اُن سب کو غرق کر دیا اور ہم نے اُن کو (ایک گزرا ہوا) افسانہ بنا دیا نیز بعد میں آنیوالوں کیلئے عبرت کا ذریعہ بھی بنا دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو اذیتیں دینے والے کفارِ مکہ کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا جن کو تنبیہ کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ بیان فرمایا تھا۔ ان پر جنگ بدر کی شکل میں عذاب آیا جس سے اُن کی کمر ٹوٹ کر رہ گئی۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تھا اور کفار مکہ کو بالآخر ہدایت دینا منظور تھا اس لئے اُس نے انہیں ایسے بربادی افگن عذاب سے بچا لیا کہ جس سے اُن کا نام و نشان مٹ جاتا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کا قوت و طاقت، اقتدار اور جتھے یعنی کثرتِ تعداد کا گھمنڈ خاک میں مل کر رہا اور بالآخر انہیں ایمان لاتے ہی بنی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غضِّ بصر کی اہمیّت

قرآن کریم کا آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۔

(النور ۳۱-۳۲)

یعنی (اے رسول) تو مومنوں سے کہدے کہ وہ اپنی آنکھیں (ہر محل شہوت کے سامنے) نیچی رکھا کریں اور (اس احتیاط اور اس خدائی فرمان کی اطاعت) ان کے لئے بہت پاکیزگی کا موجب ہوگی۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اس سے اچھی طرح سے خبردار ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہدے کہ وہ بھی (نامحرموں کے سامنے) اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اس ذریعہ اور احتیاط کے ساتھ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو آپ ہی آپ (بغیر ارادے کے) بے اختیار ظاہر ہوتی ہو اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینوں پر سے گذار کر اور اسکو ڈھانک کر پہنا کریں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم واضح ہے کہ اگر ہم اپنے دلوں کو ہر قسم کے گند سے پاک رکھنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا حکم پر بھی عمل کریں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۔

(بنی اسرائیل: ۳۳)

یعنی زناکاری کے قریب (بھی) نہ جاؤ۔ یقیناً وہ ایک کھلی کھلی بے حیائی اور بہت برا راستہ ہے یعنی نہایت ہی برے اور بھیانک انجام تک پہنچاتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ زناکاری کے بہت سے مقدمات یعنی ابتدائی مراحل ہیں۔ اگر زنا کے نزدیک جاؤ گے تو پھر آہستہ آہستہ بے اختیار ہو کر گناہ کبیرہ میں بھی ملوث ہو سکتے ہو۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کا حکم ان الفاظ میں نہیں دیا گیا کہ زنا نہ کرو بلکہ یہ فرمایا کہ زناکاری کے ابتدائی مراحل سے بھی دور رہو ورنہ غیر شعوری طور پر شیطانی اثرات سے متاثر ہوتے ہوتے آخری بھیانک انجام تک پہنچ سکتے ہو۔ (سوائے اسکے جس پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہو اور اس کی مغفرت اور نصرت دستگیری کرے)

ان ابتدائی مراحل میں سے پہلا مرحلہ آنکھ کا ہی ہے اس لئے مومنوں کے دلوں کو گند سے پاک رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے یہ حکم ہے کہ محل شہوت کے سامنے اپنی آنکھوں کو نیچا رکھا کریں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ کسی کڑی آزمائش کے موقعہ پر اپنی شرمگاہوں کی حفاظت نہ کر سکیں اور آہستہ آہستہ شیطانی اثرات کے تحت گناہ کبیرہ میں ملوث ہو جائیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں آکر کوئی نیا کلمہ اور نئی شریعت نہیں دی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قرآن کریم کی حکومت کو قلوب پر قائم کرنے کے لئے ہی مبعوث فرمایا ہے۔ قرآنی احکام پر آپ نے ایک ذرہ برابر بھی زیادتی نہیں کی۔ لیکن قرآن کریم کا مندرجہ بالا غض بصر کا حکم اس زمانہ کے فتن کے بد اثرات سے بچنے کے لئے اس قدر ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قرآنی حکم کو اس زمانہ کے مامور کی وحی میں پھر دہرایا ہے۔

چنانچہ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۔

(تذکرہ طبع سوم ص۸۰)

یعنی (اے مسیح موعود تو بھی) مومنوں کو (قرآنی حکم یاد دلاتے ہوئے) کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نامحرموں سے بند رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں اور کانوں کو نالائق امور سے بچا دیں۔ یہی ان کی پاکیزگی کے لئے ضروری اور لازم ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے ہمارے لئے قابل غور اور فیصلہ طلب سوال یہ ہے کہ ہماری زندگیوں کا مقصد اور منزل مقصود کیا ہے؟ جو بھی منزل مقصود ہم اپنے لئے متعین کریں عقلمندی کا تقاضا ہے کہ ہماری زندگیوں کی روش اس مقصد و منزل مقصود کے حصول کے مطابق ہو۔ کتنی بڑی حماقت ہو گی اگر ایک شخص نے ربوہ سے پشاور جانا ہو اور ٹکٹ وہ کراچی کا لے اور کراچی کی طرف روانہ ہو جائے۔ ایسے دیوانہ یا احمق ہی کہا جائے گا۔ پس ہمیں اپنے دلوں میں غور کر کے یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کو اپنا مقصود بنا کر اس سے ملنا ہے یا دنیوی عیش و لذات کو حاصل کرنا ہے اگر تو غور و فکر کے ذریعہ ہمارا فیصلہ یہ ہو کہ (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ کا وجود کوئی نہیں اور اگلا جہان محض ایک دھوکہ اور سراب ہے۔ بقول غالب ؎

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کو خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

نیز یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول نہیں ہیں۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں قرآنی انوار کو دنیا میں از سر نو قائم کرنے کے لئے مبعوث نہیں فرمایا

بلکہ یہ دنیا ہی سب کچھ ہے۔ اور یہ "ایہہ جگ مٹھا۔ اگلا کن ڈٹھا" تو ایسی صورت میں عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سراسر دنیوی لذات اور عیاشیوں کے حصول کی طرف ہی لگ جائیں بلکہ مذہب کا دم بھرنے والوں کو بھی سمجھائیں کہ خواہ مخواہ کیوں اپنی زندگیوں کو جہنم بنا رہے ہو۔ کھاؤ پیو اور عیاشیاں کرو کہ کل کو تم نے مر جانا ہے اور پھر ان لذات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہے اور جب مرنے کے بعد کوئی جزا اور سزا ہی نہیں۔ تو بے پرواہ کس بات کی کرتے ہو۔ آؤ ہمارے رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔

لیکن اگر ہمارا دل خوب غور و فکر کے بعد اسکے برعکس یہ فتویٰ دے کہ نہیں نہیں ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ برحق ہے جنت دوزخ سب برحق ہیں بلکہ حقیقت میں جنت یا دوزخ کی زندگی اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام زمانوں کے راستبازوں کے سردار اور فخر الانبیاء اور سید المرسلین ہیں اور آپ کی غلامی میں ہی آپ کے انوار کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے۔ تو اس صورت میں عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کی ہر تعلیم پر عمل کریں اور عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔

یہ سچ ہے جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری آزمائش کرنے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابلیس اور اسکے لشکر کو ہیں، وسوسہ اندازی
کرکے تباہ کرنے کے لئے ہمارے ساتھ
لگا ہوا ہے۔ غیر مرئی ابلیس اور اس کے
ساتھی نیز انسانوں میں سے ان کے اظلال
بھی ہر آن اپنی وسوسہ اندازی سے ہمیں
جہنم کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ اس
لئے ہماری عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ
ہم اپنے ان دشمنوں سے محتاط رہیں۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ابلیس یعنی
شیاطین کے سردار اور اس کے ساتھیوں
کے متعلق فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ (الاعراف ۲۸)

یعنی ابلیس اور اس کے ساتھی تمہیں
تباہ اور ہلاک کرنے کے لئے ایسی
جگہوں سے دیکھ رہے ہیں جہاں
سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔
وہ مخفی در مخفی اثرات و وسوسہ اندازیوں
کے ذریعہ سے تمہیں ہلاکت کی طرف
کھینچ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اوامر کی اطاعت اور
اس کی نواہی سے مجتنب رہنے کے جذبہ
کا نام ہی تقویٰ ہے اور یہ ہمارے
دین کا خلاصہ ہے۔

تقویٰ شعار لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ
نے قرآن کریم میں بہت عظیم الشان وعدہ
کیا ہے کہ وہ انہیں اپنے فضل و رحم
سے ہر مشکل سے نجات دیگا اور انہیں
وہاں سے رزق دے گا جہاں سے انہیں
گمان بھی نہیں ہوگا۔
(سورۃ الطلاق)

پس اگر ہم اس قیمتی متاع تقویٰ
کی جس پر تمام نیکیوں اور نیک اعمال کی
قبولیت کا دارومدار ہے۔ کچھ بھی قدر
رکھتے ہیں۔ تو پھر ہمیں اس پرفتن
اور تاریک زمانہ میں خاص طور پر اپنے
دلوں کی پاکیزگی کو قائم رکھنے اور اپنے
آپ کو گناہ سے بچانے کے لئے عمر بھر
کے حکم پر عمل کرنا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کی تائیدات
و افضال کو انفرادی طور پر نیز جماعتی
سطح پر حاصل کرنے کے لئے ہم میں سے
ہر ایک کا فرض ہے کہ قرآن کریم کے تمام
احکام پر عمل کرتے ہوئے سچے تقویٰ کا نمونہ
پیش کرے اور یہی وہ مقصد ہے جس کے
لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کا قیام
فرمایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
فرماتے ہیں:۔

۱۔ "بہت دفعہ خدا کی طرف سے
الہام ہوا کہ تم لوگ متقی
بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک
راہوں پر چلو تو خدا تمہارے
ساتھ ہوگا۔ اس سے میرے دل
میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں
کیا کروں کہ ہماری جماعت
سچا تقویٰ و طہارت اختیار
کرلے میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ
دعا کرتے کرتے ضعف کا
غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض
اوقات غشی اور ہلاکت
تک نوبت پہنچ جاتی ہے
جب تک کوئی جماعت خدا
تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ
بن جاتی خدا تعالیٰ کی نصرت
اس کے شامل حال نہیں ہوسکتی"
(الحکم جلد ۳ نمبر ۲ صفحہ)

۲۔ اپنی جماعت کی خیر خواہی کیلئے زیادہ
ضروری بات یہ معلوم ہوتی
ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت
کی جاوے کیونکہ یہ بات
عقلمند کے نزدیک ظاہر
ہے کہ بجز تقویٰ کے اور
کسی بات سے اللہ تعالیٰ
راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ
کی ضرورت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی
غموں سے بڑھ کر اپنی جان
پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے
یا نہیں؟
(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ہم متاع تقویٰ
سے خالی ہیں تو ہمارے سب اعمال بیکار
ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ:۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدہ ۲۸)

یعنی اللہ تعالیٰ صرف متقیوں کی
عبادات اور نیکیوں کو ہی قبول فرماتا ہے
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
تقویٰ کے بارہ میں اشعار لکھ رہے
تھے کہ آپ نے یہ مصرعہ تحریر فرمایا
"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے"
اسکے بعد معاً دوسرا مصرعہ الہام ہوا
"اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

اسلام کا حکم غضِ بصر کے متعلق
ان بنیادی احکام میں سے ہے جن پر
ہمارے ایمان، استقامت نیز اعمال کی
پاکیزگی کا دارومدار ہے۔ اس کی
خلاف ورزی کرنیوالا کسی صورت
میں بھی تقویٰ شعار نہیں کہلا سکتا اور
نہ اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کا مستحق
ہو سکتا ہے جو تقویٰ شعار لوگوں کے
لئے اس نے اپنے پاک کلام میں کئے
ہیں۔

یہ ایک شیطانی وسوسہ اور طریق
کار ہے کہ شیطان ہمارے دلوں میں یہ
خیال ڈالتا ہے کہ محض نامحرموں کی طرف
نگاہ کرنے میں کیا حرج ہے؟ اس وقت
وہ ہمارے ذہنوں سے یہ امر نظر انداز
کروا دیتا ہے کہ یہ کام اس راہ کی جو تباہی
کے گڑھے میں جا گراتی ہے۔ پہلی منزل ہے
کیا معلوم کہ اگر ہم اس راستہ پر گامزن
ہوگئے تو ہمارا قدم کسی جگہ جا کر رکے گا
یا کہ نہیں؟

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود
و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اپنی معرکۃ الآراء تصنیف کشتی نوح
میں فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف انجیل کی طرح
یہ نہیں کہتا کہ صرف بدنظری
اور شہوت سے نامحرم
عورتوں کو مت دیکھو اور
بجز اس کے دیکھنا حلال۔
بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ
دیکھ نہ بدنظری سے نہ
نیک نظری سے۔ کہ یہ سب
تمہارے لئے ٹھوکر کی جگہ
ہے بلکہ چاہیئے کہ نامحرم
کے مقابلہ کے وقت تیری
آنکھ خوابیدہ رہے تجھے
اس کی صورت کی کچھ بھی
خبر نہ ہو مگر اسی قدر جیسا
کہ ایک دھندلی نظر سے
ابتداء نزول الماء میں انسان
دیکھتا ہے"

جو شخص ٹھوکر کھاتا ہے۔
بالخصوص ایسی ڈھلوان پر جس پر اگر
کوئی لڑھک جائے تو روحانی اور اخلاقی
تباہی کی گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔ اس
کی سلامتی اسی میں ہے کہ ٹھوکر کھانے
سے ہی پوری پوری احتیاط کرے۔

پس حقیقت یہی ہے کہ سوائے
ان لوگوں کے اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ کا
کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم دستگیری
کرے اس میدان میں آزمائش کے وقت
صرف وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ
کا خاص فضل اور رحم ہو۔

چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کی
زبانی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۚ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(یوسف: ۵۴)

یعنی حضرت یوسف کی بریت کا
اظہار ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے
نفس کو ہر قسم کی غلطی سے ابری قرار
نہیں دیتا کیونکہ (انسانی) نفس سوائے
اس کے جس پر میرا رب رحم کرے بری
باتوں کا حکم دینے پر بہت دلیر ہے میرا رب
(یقیناً) بہت ہی بخشنے والا اور بار بار
رحم کرنے والا ہے۔

اس آیہ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ نفس امارہ کے حملوں سے ابتلاء
اور آزمائش کے وقت وہی شخص بچا
کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص رحم
اور حفاظت کا مورد ہو۔ چنانچہ اس
آیت کریمہ میں حضرت یوسف علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ اس عظیم ابتلاء میں میں
اس لئے بچا رہا ہوں کہ میں اپنے رب
کے خاص فضل، رحم اور احسان کا مورد
ہوں نہ کہ اپنی قوت ارادی اور عزم سے۔
اس لئے مقام خوف ہے اور اگر ہم اپنے
اعمال میں پاکیزگی پیدا کرنی چاہتے ہیں
تو ہمیں مقدمات گناہ سے پرہیز کرکے
اللہ تعالیٰ کے خاص رحم اور فضل کو
جذب کرنا چاہیئے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور
عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اسلام کے سب
احکام پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہمارے
سینوں کو کھول دے۔ ایمان اور اس کے
مقتضیات کو ہماری نگاہوں میں محبوب
بنا دے اور بدی کی تمام راہوں سے ہمیں
متنفر کرے اور اپنی جناب میں قبول کرے
آمین ثم آمین رب رحمتک یا ارحم
الراحمین۔ واخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العلمین
(ابن عطاء ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو
بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی
ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۰ روپے — نور نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس -/۳۵ روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ فون ۵۳۸

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۲۰۹۲

مَیں حنیفہ بیگم بیوہ چوہدری فیض محمد صاحب مرحوم قوم جھول پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۳۲/۶۲ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حنیفہ بیگم مکان ۱۶۰/۱۴۳۔ گلی غلام رسول والی۔ وارڈ ۵ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ نسیم احمد باجوہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ محمد یوسف جاوید (پسر موصیہ) بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۰۹۳

مَیں محمد یوسف جاوید ولد چوہدری فیض محمد صاحب مرحوم قوم سندھو جٹ پیشہ ملیکنک۔ عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- حویلی ایک عدد قیمت اندازاً -/۲۰۰۰ روپے
۲- ایک عدد ٹریکٹر ورکشاپ۔ سامان کی مالیت اندازاً -/۲۱۰۰ روپے اس میں تیسرے حصہ کا مالک ہوں۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملیکنک ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری محمد یوسف جاوید ہمدرد ٹریکٹر ورکشاپ ریلوے روڈ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ نسیم احمد باجوہ مربی سلسلہ احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ محمد اکرم ایم۔اے ولد مہر دین صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

مسل ۲۲۰۹۴

مَیں زبیدہ ناہید زوجہ چوہدری محمد یوسف صاحب قوم گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زبیدہ ناہید مکان ۱۶۰/۱۴۳ وارڈ ۵ گلی غلام رسول والی بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ نسیم احمد باجوہ مربی سلسلہ احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ محمد یوسف جاوید خاوند موصیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

مسل ۲۲۰۹۵

مَیں اکرم انہر ولد مہر دین صاحب قوم وندرا پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰ روپے ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد اکرم انہر ایم۔اے نئی آبادی وارڈ ۳ بدوملہی ضلع سیالکوٹ ولد مہر دین صاحب ٹھیکیدار ربط۔ گواہ شد۔ نسیم احمد باجوہ مربی سلسلہ احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ محمد یوسف جاوید ولد فیض محمد صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

الفضل میں اشتہار دینا
کلیدِ کامیابی ہے

خوشخبری
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہم نے از سرِ نو سرگودھا میں کاروبار شروع کر دیا ہے۔ اسلحہ کے علاوہ بجلی کے جملہ سامان کی فروخت کا بندوبست کیا ہے۔
ٹیلیویژن N.E.C ۲۴" سکرین
۲۰" سکرین
پنکھے۔ پیڈسٹل وچھت والے
بجلی کی فٹنگ سے متعلق جملہ سامان۔ حاضر سٹاک ارزاں نرخوں پر خرید فرمائیں
محمود الحسن قریشی اسلحہ ڈیلر و جنرل الیکٹرک سروس عیدگاہ روڈ بلاک ۱۸ سرگودھا

جان لیوا۔ لُو
میں جانے سے پہلے ــــ
سمر ٹانک SUMMER TONIC
کی دو ٹکیاں چوس لیں۔ پھر حسب ضرورت ۲ سے ۶ گھنٹہ بعد دو دو ٹکیاں سمر ٹانک چوستے رہیں بفضلہ تعالیٰ شدید گرمی بھی صحت پر بُرا اثر نہ ڈالے گی۔
ایک اونس -/۵ روپیہ ½ اونس -/۲ روپیہ
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

دانتوں کی کامیاب علاج گاہ
مسوڑھوں و انگلیوں کا ہلنا۔ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا
چائے یا پانی کا گرم سرد لگنا اور دانت درد کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
ــــ نیز ــــ
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
شریف ڈینٹل کلینک
آف چنیوٹ
نزد مسجد اقصےٰ ربوہ
فون ۵۴۳

قائدین کرام اطفال وخدام کے حل شدہ پرچے جلد بھجوائیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں

آٹھویں فضل عمر درس القرآن کلاس شروع ہوگئی

محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا آغاز فرمایا

ربوہ ۱۵ احسان ۱۳۵۴ ہش (۱۵ جون ۱۹۷۵ء)۔ آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھویں فضل عمر درس القرآن کلاس مسجد مبارک میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہوگئی۔ یہ کلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشائے مبارک کی تعمیل میں اور حضور کے منظور شدہ پروگرام کے مطابق جماعت کی نئی نسل کو قرآنی انوار سے منور کرنے کی غرض سے نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر اہتمام منعقد ہوتی ہے اور اس کا اجراء سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درس القرآن کی یاد کے طور پر کیا گیا ہے۔ قریباً ہر سال ہی ملک کے تمام حصوں سے احمدی طلباء و طالبات ذوق و شوق اور نظم و ضبط کے اعلیٰ معیار کے ساتھ اس میں شریک ہوتے ہیں۔ طالبات کے لئے پردے کا انتظام ہوتا ہے اور ان کی نگرانی اور رہائش وغیرہ کے جملہ انتظامات حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر نگرانی علیحدہ طور پر کئے جاتے ہیں۔

افسوس ہے کہ امسال کمزوریٔ طبع کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کلاس کے افتتاح کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ جس کی وجہ سے کلاس میں شامل ہونے والی طالبات اور طلباء حضور کے زندگی بخش اور روح پرور خطاب سے محروم رہے اور اس محرومی کا انہیں شدید احساس تھا۔ حضور کے ارشاد پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح فرمایا۔ جس کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے قرآن پاک کے درس کے ساتھ پروگرام کا آغاز کیا۔ اس سے بیشتر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اس کلاس کے تعلیمی نصاب، اس کے پروگرام اور انتظامات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ضروری ہدایات دیں اور بتایا کہ قرآن کریم کا پڑھنا اور پڑھانا بہت ہی مبارک کام ہے اسلئے جملہ طلباء و طالبات کو پوری محنت اور توجہ سے قرآن پاک کے انوار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے بھی قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے مرکز سلسلہ میں رہنے کی اہمیت بیان کی اور نظم و ضبط کو ہر حالت میں برقرار رکھتے ہوئے عمدہ نمونہ قائم کرنے کی نصیحت فرمائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس میں شامل ہونے والے جملہ طلباء اور طالبات کو اس سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ربوہ میں بجلی کی رو فیل ہوجانے کا اذیت ناک سلسلہ تاحال جاری ہے

افسوس ہے کہ محکمہ بجلی کے ذمہ دار حکام کو توجہ دلانے کے باوجود ربوہ میں بجلی کی رو بار بار فیل ہوجانے کے اذیت ناک سلسلہ میں تاحال نہ صرف یہ کہ کوئی کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ گرمی کی شدت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے چنانچہ کل ۱۶ جون کو دن بھر اتنی کثرت سے اور بار بار بجلی بند ہوتی رہی کہ باوجود کوشش کے اس کا شمار ممکن نہ رہا۔ ہر چند منٹ کے وقفہ سے بجلی بند ہوتی رہی اور یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا اور لوگ گرمی کی انتہائی شدت اور محکمہ بجلی کی مجرمانہ غفلت کی وجہ سے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتے رہے۔ آج صبح بھی اسوقت (۹ بجے) تک تین بار بجلی بند ہوچکی ہے۔

ہم پھر محکمہ کے ذمہ دار حکام کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ عوام کی اس اذیت ناک تکلیف کے تدارک کے لئے ضروری اور مؤثر کارروائی کریں۔

بہترین ملبوسات آپ کی پسند کے مطابق
(نئی دکان) انصاف کلاتھ ہاؤس
رحمت بازار ربوہ پر تشریف لائیے
اور اپنی پسند کے ملبوسات مناسب داموں خرید فرمائیں!

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۲۳ اگست کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقف زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ ظہور ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۳ اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس اور غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ ایف اے، بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ میٹرک کا امتحان ہوچکا ہے اور نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔

ایسے طلباء جو زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرکے خدمتِ اسلام بجا لانے کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب آف لاہور (سابق امیر جماعت احمدیہ امرتسر) بتاریخ ۱۳ جون بروز جمعۃ المبارک بعمر ۷۶ سال مختصر سی علالت کے بعد لاہور میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ نہایت نیک اور مخلص احمدی تھیں۔ نمازوں کی پابند، ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ گھر میں کوئی مہمان آجائے تو بہت خوش ہوتی تھیں۔ حج کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا (ڈاکٹر منور احمد صاحب) تین نواسے چھ نواسیاں اور دو پوتے ایک پوتی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ محترم ڈاکٹر صاحب کے لئے بڑھاپے میں یہ صدمہ بہت شدید ہے احباب ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم مکرم چوہدری عبد الرب صاحب بی۔ اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ہفتہ عشرہ سے درد گردہ کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد ابراہیم بھامبڑی صدر دار النصر غربی ربوہ)

۲۔ خاکسار کا بیٹا عزیزی مقصود احمد اور بیٹی قرۃ العین گزشتہ ہفتہ سے بیمار ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمود احمد EN.۸ ریلوے روڈ شیخوپورہ)

۳۔ میرے خسر الحاج عبد الحمید صاحب عارف صدر حلقہ گڑھی شاہو لاہور سخت بیمار ہیں۔ سب بہن بھائیوں سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(حمید احمد خان ریڈیو انڈسٹری۔ دی انجنیئرز سلطان پورہ۔ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴